ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں-تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

Environmental pollution and our responsibilities in the teaching of The Prophet (peace be upon him)

1. Hafiz Abdul Rahman	2. Sajjad Ullah
PH.D. Research Scholar , Gomal University of Dera Ismail Khan	PH.D. Research Scholar , Gomal University of Dera Ismail Khan
Email: hafizabdulrahman93@gmail.com	**Email**: elahikaram32@gmail.com

To cite this article:

Hafiz Abdul Rahman , Sajjad ullah **. (2021). Urdu , Issn no : 2790-0460**

ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں-تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

Environmental pollution and our responsibilities in the teaching of The Prophet (peace be upon him)

Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

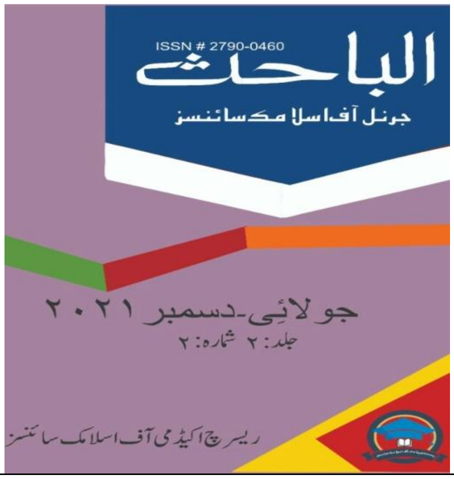

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں-تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

Environmental pollution and our responsibilities in the teaching of The Prophet (peace be upon him)

Abstract

Allah Almighty has made this universe very beautiful and subdued for mankind.
Where beautiful things have been created in this universe , the best environment has also been given which is in accordance with human taste and sound nature .
Earth and sky , trees , canals and tall buildings are the basic components of the environment.
The well- being of the environment depends on the best use of all these things . When environment loses its natural beauty , it suffocates .
Environmental pollution is now a global problem . Experts are working hard to overcome this problem and we find the best teachings in Sirat –Un- Nabvi about elimination of environmental pollution.

Keywords : Environment pollution , Kinds of pollution , Responsibilty of human , Clean air , awareness

کلیدی الفاظ: ماحولیاتی آلودگی ، آلودگی کی اقسام ، انسانوں کی ذمہ داری ، صاف ستھری فضا ، آگاہی

تعارف

اس کائنات کو اللہ رب العزت نے بنی نوع انسان کے لئے بہت خوبصورت بنایا اور مسخر کر دیا ہے۔ جہاں اس کائنات میں خوبصورت چیزوں کو بنایا گیا ہے وہیں بہترین ماحول بھی عطا کیا گیا ہے جو کہ انسانی ذوق اور فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے۔ زمین و آسمان، درخت، نہر اور بلند و بالا عمارتیں ماحول کے بنیادی اجزاء ہیں۔

ماحول کے اچھا ہونے کا دارومدار ان تمام چیزوں کے بہترین استعمال پر ہے. جب ماحول اپنا فطرتی حسن کھو بیٹھتا ہے تو اس میں گھٹن پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل کائنات کے ساتھ ایک مضبوط اور دلکش نظام بھی عطا فرمایا جس سے پوری کائنات کو محفوظ بنا دیا۔ ماحولیاتی آلودگی اس وقت ایک عالمی مسئلہ بن چکی ہے۔ جس کو دور کرنے کے لئے ماہرین سر جوڑ کر بیٹھے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی دور کرنے کے بارے میں ہمیں سیرت نبوی ﷺ میں بہترین تعلیمات ملتی ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی معنی و مفہوم

ماحولیاتی آلودگی دو الفاظ کا مرکب ہے جس میں ایک لفظ ماحول اور دوسرا آلودگی ہے۔ دونوں الفاظ کا مفہوم الگ الگ ذکر کرنے کے بعد وضاحت کی جائے گی۔ اسلام میں ماحول کا مفہوم بہت وسیع ہے جس کا احاطہ اس مختصر مقالہ میں ممکن نہیں ہے۔ ماحول میں کائنات، آسمان، پہاڑ، زمین اور تمام مخلوقات شامل ہیں۔

آلودگی کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ اس کائنات کے فطرتی نظام میں انسانی عوامل کی وجہ سے چیزوں کا خلط ملط ہو جانا جس کے نتیجہ میں اس نظام سے صحیح طریقہ سے استفادہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ جو لوگ فطرت کے قوانین کو توڑنا چاہ رہے ہیں اور اس کے نظام کو درہم برہم کر رہے ہیں وہی لوگ موحولیات کا نقصان کر رہے ہیں جس کی وجہ سے پانی، فضا اور گندگی میں اضافہ ہو رہا ہے جو انسانیت کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور ایسے لوگ پوری انسانیت کے دشمن ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام

اس وقت آلودگی کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں جبکہ بنیادی طور پر اس کی دو قسمیں ہیں مادی آلودگی اور معنوی آلودگی۔ ماحولیاتی آلودگی کے بہت مضر اثرات ہیں اور اس کی چار قسمیں ہیں :

(1) زمینی آلودگی (2) آبی آلودگی

(3) فضائی آلودگی (4) صوتی آلودگی

ذیل میں ماحولیاتی آلودگی کی ان چار اقسام اور اسباب کو مختصر ذکر کیا جائے گا۔

1۔زمینی آلودگی

اس کرہ ارض کا ایک تہائی حصہ خشکی اور دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے۔انسان کی تخلیق کا منبع بھی مٹی ہے جو کہ زمین کا حصہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ كَالۡفَخَّارِ ۔[1]

"بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا"

اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے زمین کو سنوارا اور اس پر مختلف قسم کے درخت اور پھول لگائے، نہریں اور خوبصورت چشمے جاری کیے، ہر طرف جنگلات اور کھیتیاں ہمیں نظر آتی ہیں الغرض اس کائنات کو منظم انداز میں بنایا تاکہ بنی نوع انسان کے لئے رہنے میں آسانی ہو۔

تاہم انسان نے صنعتی ترقی کی دنیا میں ایک انقلاب تو برپا کر دیا لیکن ساتھ ہی زمین کو آلودہ بھی کر دیا ہے۔آجکل بہت سے مضر کیمیکلز ہماری زندگی کا حصہ بن چکے ہیں مثال کے طور پر پلاسٹک، ٹھوس فالتو صنعتی زہریلے مادے اور اخراج حشرات کش ادویات، مصنوئی کیمیائی کھادیں ہماری زمین کو مسلسل گندا کر رہی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اہم ہدایات فرمائی ہیں جس سے ہم زمینی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔اس لئے ان اصولوں پر عمل کرنا ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے تاکہ ہم اس گندگی سے نکل سکیں اور بہتر معاشرے کو وجود میں لاسکیں۔

2۔فضائی آلودگی

صاف ستھری آب و ہوا ہر انسان اور حیوان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے کیونکہ ہر جاندار سانس لیتا ہے اور یہ سب انسانوں پر فرض ہے کہ ہم گہرائی میں ان عوامل کے بارے میں بات کریں تو دو قسم کے عوامل نظر آتے ہیں ایک تو قدرتی طور پر ہونے والے واقعات جیسے جنگلات میں آگ لگ جانا اور دوسری قسم انسانی سرگرمیاں شامل ہیں جن میں گاڑیوں اور فیکٹریوں کا دھواں وغیرہ شامل ہے۔اللہ رب العزت نے فضا کو فطری طور پر صاف ستھرا بنایا ہے۔

اس فضا کو خراب کرنے میں انسانوں کے اپنے اعمال شامل ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں فضائی آلودگی کا حصہ سب سے بڑا ہے۔دنیا بھر میں فضائی آلودگی کا مسئلہ دن بدن شدت اختیار کرتا جارہا ہے۔اعداد وشمار کے مطابق دنیا بھر میں فضائی آلودگی کے باعث ہر سال ۷۰ لاکھ انسانوں کی موت واقع ہو جاتی ہے جبکہ صرف ۲۰۱۶ء میں فضائی آلودگی کے باعث ۴۲ لاکھ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔

ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ طویل عرصے تک فضائی آلودگی سے متاثر رہنے کی صورت میں لوگوں کی ذہنی صلاحیتوں پر بھی فرق پڑ سکتا ہے۔اور درجہ حرارت میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار کا بڑھ جانا بھی فضائی آلودگی میں شامل ہے جس سے مختلف بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فضائی آلودگی کا سبب بننے والی چیزیں درج ذیل ہیں۔ ا۔جنگلات کا بے تحاشا کٹاؤ

ب۔ صنعتی کارخانوں کے فضلات

[1] ۔ الرحمن،۵۵: ۱۴

ج۔ٹریفک کی بہتات اور گاڑیوں کا دھواں

د۔زہریلی گیسوں اور تابکاری شعاؤں کا اخراج

ہ۔عالمی درجہ حرارت میں تبدیلی

فضائی آلودگی کو ختم کرنے میں شجرکاری اور درختوں کا اگانا بہت اہم ہے۔حدیث بالا بھی درخت لگانے کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔فضائی آلودگی سے چھٹکارا پانے کے لئے تعلیمات نبوی ﷺ میں ہدایات موجود ہیں۔

3۔آبی آلودگی

پانی خدا تعالیٰ کا وہ انمول تحفہ ہے جس کے بغیر کرہ ارض پر زندگی کی تصور بھی ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے۔

ہم روزمرہ زندگی میں صاف پانی سے دن بدن محروم ہوتے جارہے ہیں بلکہ پانی کے ذخائر میں بھی تیزی سے کمی آتی جارہی ہے۔پانی حیات زندگی کی پہلی ضرورت ہے اور یہی بڑی اہم دلیل ہے یہ زمین دو تہائی حصہ پانی پر مشتمل ہے اور اس پانی کا 97 فیصد حصہ سمندروں کی صورت میں موجود ہے اور دو فیصد برفانی پہاڑ ہیں جس پر بارش اور برف باری ہوتی ہے۔جب درجہ حرارت بڑھتا ہے تو یہی برف پانی بن کر سمندروں میں بہہ جاتا ہے۔

آبی الودگی کا بڑا سبب صنعتی ، حیواناتی اور انسانی فضلہ جات دریاؤں ، نہروں اور سمندروں میں بہہ جانا ہے جس کی وجہ سے پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ اور خام تیل اور دیگر استعمال شدہ چیزوں کا سمندر میں گرنا ہے۔جس کی وجہ سے پانی کے فطری خواص کا ختم ہو جانا ہے۔پانی چونکہ سب کی مشترکہ ملکیت ہے اس لئے اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ہم سب پر مشترکہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے پانی کو صاف رکھنے کی ترغیب دی ہے اور حکم دیا ہے کہ پانی میں گندگی نہ ڈالی جائے کیونکہ اگر پانی گندا کیا جائے گا تو اس کے مہلک اثرات ہر جاندار تک پہنچیں گے۔ زمین کا درست استعمال اور پانی کی حفاظت اور حیوانات کے ساتھ حضور ﷺ کا حسن برتاؤ تواضع اور انکساری کی بہت واضح دلیل ہے۔سمندری آلودگی پاکستان میں سنگین صورت اختیار کر رہی ہے جو صرف آبی حیات پر ہی نہیں بلکہ زندگی کے مختلف شعبوں پر اثر انداز ہو رہی ہے.

4۔صوتی آلودگی

آواز اللہ تعالیٰ کی خوبصورت نعمتوں میں سے ایک ہے اور اگر یہ حد سے بڑھ جائے تو شور بن جاتی ہے اور اسی کو صوتی آلودگی کہا جاتا ہے۔ایسی آواز جس کے سننے کی طاقت سے باہر ہو جائے تو وہ صوتی آلودگی میں شمار ہوتی ہے۔اس لئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ :

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ۔[2] **ترجمہ:** ”اور اپنی آواز کو پست رکھو“

شور کی آلودگی ایک ایسی ماحولیاتی آلودگی کی قسم ہے جس کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی حالانکہ یہ ہماری زندگیوں اور ذہنی اور جسمانی صحت پر براہ راست اور بلاواسطہ بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔مثلا شور سے سننے کی حس کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ایک تحقیق کے مطابق جو انسان مسلسل شور میں زندگی بسر کرتا ہے وہ بے چینی اور اعصابی تناؤ کا شکار رہتا ہے۔

2۔ القرآن ۳۱: ۱۹

صوتی آلودگی کے بڑے اسباب میں گاڑیوں کا شور، لاؤڈ سپیکر کا بے دریغ استعمال ہے۔اسی طرح فیکٹریوں اور بھاری مشینوں کا استعمال بھی صوتی آلودگی کا سبب بن رہاہے۔صوتی آلودگی کے خاتمے کے لئے معاشرے میں شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر فرد یاادارہ صوتی آلودگی کی روک تھام میں اپنی ذمہ داریاں پوری کری کرنے کی کوشش کریں۔اس میں کسی قسم کی سستی وکاہلی اور بے راہ روی اور کوتاہی نہ برتی جائے۔

جو لوگ معاشرے میں صوتی آلودگی پھیلاتے ہیں ان کے خلاف ایسا قانون ہونا چاہئے جو آئندہ ایسے قبیح فعل سے باز آجائیں۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو اس حوالے سے محتاط رہنے کی ہدایت فرمائی۔

دکتور احمد عبدالکریم حدیث کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"يدل الحديث على كراهة رفع الصوت عموماً و استفياح فعلهٔ لما في ذالك من ذهاب بالسكون والهدوء واضرار بحاسة السمع"[3]

"یہ حدیث بلند آواز کی کراہت اور اس فعل کی قباحت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس میں آرام وسکون متاثر ہوتا ہے۔"

اگر ہم تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل کریں تو ہر طرح کی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔صوتی آلودگی غیر محسوس طریقے سے ہماری قوت سماعت کو متاثر کرتی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں

یہ کائنات اللہ کی قدرت کا ایک نایاب تحفہ بنی نوع انسانوں کے لئے ہے جسے خود انسانوں نے پراگندہ اور آلودہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے برے اثرات مرتب ہوتے جارہے ہیں۔

ان دنوں عالمی سطح پر بھی ماحولیات کا تحفظ توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔آج کل ماحولیات کو صاف ستھرا اور پاکیزہ بنانے کی مہم شروع ہوچکی ہے۔جب کہ زمین کو پاکیزہ رکھنے اور ماحول کی ثقافت کو پاک رکھنے کی تعلیم 1400 سال پہلے قران حکیم نے آخری رسول محمد ﷺ کے ذریعے دے دی گئی تھی۔

ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے موسم کی ناہمواری، خشک سالی، حرارت کی کمی، طوفان، سیلاب اور دیگر انسانی عمل کی وجہ سے بڑا خطرہ بنی ہوئی ہیں۔

موجودہ ماحولیاتی آلودگی کو دیکھتے ہوئے ہمارے اوپر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو سرانجام دے کر ہم ماحولیاتی آلودگی سے بچ سکتے ہیں۔ تعلیمات نبوی ﷺ کو مد نظر رکھ کر یہاں کچھ انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریاں ذکر کی جائیں گی۔کسی بھی حوالے سے انسان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں حتی کہ اپنی ذات کے حوالے سے بھی انسان پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔جوابدہی اور ذمہ داریاں ہی انسان کو مکمل بناتی ہیں۔ایک طویل حدیث

كلكم راعٍ و كلكم مسئول عن رعيته.[4]

"خبردار تم میں سے ہر شخص کا نگہبان ہے اور تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہونا پڑے گا لہذا امام یعنی سربراہ مملکت وحکومت جو لوگوں کا نگہبان ہے اس کو اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی۔مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی"

3۔ قانون حماية البيئة الاسلامی مقارناً بالقوانين الوضعيہ، ص۳۳۹

4۔ صحیح مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامیر العادل ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ۲۰۱۳ء ، حدیث ۴۷۲۴،

حدیث بالا میں مذکور یہی نگہبانی ہمیں اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے۔انفرادی طور پر ہماری رعیت میں ہماری جان اور گردو پیش میں موجود تمام چیزیں آتی ہیں۔اسی طرح بطور حکمران اور اجتماعی ذمہ داریوں کا بھی ادراک ہوتا ہے کیونکہ حکمران تمام لوگوں اور اس زمین کا ذمہ دار ہوتا ہے۔اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے دونوں طرح کی ذمہ داریوں کو الگ الگ ذکر کیا جائے گا۔

الف۔انفرادی ذمہ داریاں

ب۔اجتماعی ذمہ داریاں

الف۔انفرادی ذمہ داریاں

یہاں ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے ہماری انفرادی ذمہ داریوں کا ذکر کیا جائے گا۔ہماری کچھ انفرادی اور اخلاقی ذمہ داریاں ہیں جن کو سرانجام دے کر ماحولیاتی آلودگی اور اس کے مضر اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔

ا۔زمین کا درست استعمال

ماحولیاتی آلودگی کو دور کرنے کے لئے سب سے پہلی اکائی زمین ہے۔زمین کا درست استعمال ہمیں ماحولیاتی آلودگی سے بچا سکتا ہے یعنی زمین پر گندگی نہ ڈالی جائے اور اس پر ایسی چیزیں نہ ڈالی جائیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔زمین کو اللہ رب العزت نے انسانوں کے لئے مسخر کیا ہے تاکہ وہ اس سے فوائد اٹھا سکیں۔

اللہ رب العزت نے ہر طرح سے زمین کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے کہ وہ مکمل طور پر اس سے فائدہ اٹھا سکے۔زمین سے فائدہ ہم اسی صورت اٹھا سکیں گے جب اس کو صاف رکھیں گے اور اس کو آلودہ ہونے سے بچائیں گے کیونکہ زمین کو ہر طرح سے عبادت کے لئے بھی پاک بنایا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[جعلت لی الارض مسجداًو طھوراً] (5)

"میرے لئے زمین کو سجدہ گاہ اور پاکیزہ بنادیا گیا ہے"

حدیث بالا سے پتہ چلتا ہے کہ زمین پاک ہے اور پاکی کا ذریعہ بھی ہے جیسے پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے تیمّم کیا جاتا ہے۔زمین کے درست استعمال اور آلودگی سے بچانے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ زمین پر گندگی نہ ڈالی جائے خاص طور پر وہ جگہیں جہاں رہائش ہے یا راستوں وغیرہ پر۔

زمین کے درست استعمال کے لئے ضروری ہے کہ ہم تعلیمات نبوی ﷺ پر عمل کریں اس طرح ہم زمین کو آلودگی سے بچا سکتے ہیں کیونکہ زمین پر گندگی زمین کو آلودہ کرتی ہے اور آلودگی انسانی صحت کے لئے خطرناک ہے۔

۲۔بنجر زمین کا درست استعمال

بنجر زمین کا بہترین استعمال بھی ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں مددگار ہے۔بنجر زمین کو آباد کرنے سے جہاں ملکی سہولیات میں اضافہ ہوتا ہے وہاں زمینی آلودگی بھی کم ہوتی ہے۔بنجر زمین اسے کہا جاتا ہے جسے کسی نے آباد نہ کیا ہو۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

من احیا ارضاً میتۃً لہ بھا اجر (6)

5۔ صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب قول النبی ﷺ ، جعلت لی الارض مسجدا، حدیث ۴۳۸، مکتبہ رحمانیہ، س۔ن

"جو شخص کسی غیر آباد زمین کو آباد کرتا ہے تو وہ اجر کا مستحق ہو جاتا ہے"

آپ ﷺ نے درخت لگانے یا اور بنجر زمینوں کو سیراب کرنے کو نیکی اور اچھے اعمال قرار دیا ہے۔

۳۔ پانی کا درست استعمال اور ضائع کرنے کی ممانعت

آبی آلودگی کے حوالہ سے ایک اہم ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ پانی کا درست استعمال کیا جائے اور پانی کو ضائع ہونے سے بچایا جائے ۔ نبی کریم ﷺ نے محلے اور گھروں کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے اور بہت سے اصول وضع فرمائے ہیں۔آج جگہ جگہ نالیاں اور گٹر کھلے ہوتے ہیں جس سے بیماریوں میں تیزی سے اضافہ ہورہاہے۔اور یہاں پر ہماری حکومت کی اور ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ نکاسی آب کا بہترین انتظام کریں اور پانی کو مضر صحت اور گندہ ہونے سے بچائیں۔

سیرت طیبہ ﷺ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آبی آلودگی کو روکنے کے لئے حدیث نبوی میں تعلیمات موجود ہیں۔پانی کے درست استعمال کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا ضیاع نہ ہو بلکہ ضرورت کے مطابق استعمال ہو۔ضیاع اور فضول خرچی کی مطلقاً بھی قرآن کریم میں ممانعت ہے۔ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ . [7]

"بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں"

فضول خرچی یا چیزوں کا ضیاع کسی طور پر بھی درست نہیں ہے جبکہ پانی تو اللہ رب العزت کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔لہٰذا پانی کے بے جا استعمال کی ممانعت حدیث مبارکہ میں بھی کی گئی ہے کیونکہ جب پانی کا ضیاع ہوتا ہے تو اس کی نکاسی بھی ایک مسئلہ ہوتی ہے۔جب پانی ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے تو وہ آلودگی کا سب سے بڑا سبب بنتا ہے۔آپ ﷺ نے عبادت کے لئے وضو کے پانی میں زیادہ استعمال کو اسراف قرار دیا ہے۔آپ ﷺ کا حضرت سعدؓ کے پاس سے گزر ہوا جب کہ وہ وضو کر رہے تھے تو فرمایا:

[ماھذا السرف ، فقال إفي الوضو اسراف ؟ قال : نعم وان کنت علی نھر جارٍ] [8]

"یہ کیسا اسراف ہے تو حضرت سعد نے کہا: کیا وضو کے پانی میں بھی اسراف ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگرچہ چلتا دریا ہی کیوں نہ ہو"

اگر ہم گردو پیش پر نظر ڈالیں تو ہمیں بے جا پانی کا استعمال نظر آئے گا۔ہمیں انفرادی طور پر پانی کو کم استعمال کرنے کی کوشش کرنی ہوگی تاکہ یہ اضافی پانی آلودگی کا سبب نہ بنے۔

6۔ مسند احمد، تحقیق: شعیب ارناؤط عادل مرشد وآخرون، مؤسسۃ الرسالۃ، ج ۳، ص ۳۱۳

7۔ القرآن ۱۷ :۲۷

8۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء في القصد في الوضو، حدیث ۴۲۵

۴۔ شجر کاری اور درختوں کے کاٹنے کی ممانعت

درخت اور جنگلات ہمارے لئے ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے جس سے صاف شفاف آب وہوا اور انسانوں کے لئے پھل میسر آتے ہیں۔

اور وہیں سے انسانوں کے لیے خوراک غلہ اور اناج حاصل ہوتا ہے اور فرنیچر کے لئے لکڑی بھی حاصل ہوتی ہے درخت بھرے جنگلات اور آبادیوں میں موجود سرسبز وشاداب درخت ماحولیاتی کثافت کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور صاف ہوا فراہم کرتے ہیں۔

اسلام میں ایک طرف درختوں کی کٹائی سے منع کیا گیا ہے دوسری طرف شجر کاری کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

[ما من مسلم یغرس غرساًاو یزرع زرعاً فیاکل من طیراًاور انسان او بہیمۃ لہ بہ صدقۃ] [9]

"جو بھی مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی باڑی کرے گا اور اس سے جو پرند، انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا"

اسلام اور اس کی پاکیزہ تعلیمات دین اور دنیا کی کامیابی کی ضامن ہیں۔ اسلام صفائی ستھرائی پر زیادہ زور دیتا ہے تاکہ نجاست اور گندگی کے سبب ماحول آلودہ ہونے سے محفوظ رہے۔ ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ شجر کاری ہے۔اس لئے ہمیں چاہیے کہ درخت زیادہ سے زیادہ لگائیں۔اپنے گھروں اور تعلیمی اداروں میں موسمی پھل دار اور دوسرے درخت لگائیں تاکہ ہمارا ماحول اور فضا صاف رہے۔درخت لگانے کی ہماری یہ انفرادی کوشش شجر کاری کا اجتماعی ماحول بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔

۵۔ سیوریج کا نظام بہتر بنانا چاہیے

آبی آلودگی کی ایک بڑی وجہ سیوریج کا ناقص نظام بھی ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں یہ ناقص نظام آلودگی کی وجہ بن رہا ہے۔ جا بجا گٹروں کا ابلتا پانی اور دریاؤں اور سمندروں میں گندے پانی کا چلا جانا آبی حیات کے لئے بھی نقصان کا باعث بن رہا ہے۔ پانی انسانی بقاء کے لئے ضروری ہے پانی قدرت کا عظیم تحفہ ہے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے دنیا بھر اور پاکستان سمیت 22 مارچ کو عالمی دن منایا جاتا ہے۔ایک طرف دیکھا جائے تو پانی ایک بنیادی ضرورت ہے تو دوسری طرف پانی کی کیمیائی اور آلودگی صحت مند زندگی کے لئے خطرہ ہے۔ سیوریج سسٹم کا ناقص نظام ملک بھر کی نہریں ندی نالے سب کو آلودہ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے اور بہترین سیوریج نظام بنانے کے لئے ہم اپنی انفرادی ذمہ داریاں نبھائیں۔

۶۔ صوتی آلودگی اور آواز میں اعتدال

صوتی آلودگی بھی کا ایک اہم اور بڑا مسئلہ ہے۔ اسلام میں ہر ایک چیز کی حد مقرر کی گئی ہے اگر اس حد کو تجاوز کریں گے تو وہ ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔اسی طرح آواز کے شور کو بھی ایک حد تک انسان برداشت کر سکتا ہے پر اگر وہ حد تجاوز ہو جاتی ہے تو وہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ یعنی آواز کی بلندی سے قوت سماعت متاثر ہوتی ہے۔اس لئے آواز نکالنے میں بھی اعتدال کا رکھنا ضروری ہے موقع ومحل اور ضرورت سے زیادہ نکالنا مذموم ہے کیونکہ یہ بھی صوتی آلودگی کا باعث بنتی ہے۔

9۔ صحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب فضل الزرع والغرس اذا اکل منہ، حدیث ۲۳۲۰

آواز کا ایک حد سے بلند ہونا انسان کی قوت سماعت کو متاثر کرتا ہے۔ صوتی آلودگی پر قابو پانے کے سلسلے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ آواز نکالنے میں بھی اعتدال مطلوب ہے اور موقع و محل اور ضرورت سے زیادہ آواز نکالنا مذموم ہے کیونکہ یہ صوتی آلودگی کا سبب بنتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ۔[10]

"اور نیچی کر آواز اپنی بے شک بری سے بری آواز گدھے کی آواز ہے"

صوتی آلودگی سے بچنے کے لیے کسی مشین کی آواز ہو یا لاؤڈ اسپیکر کی یا اپنی ہی آواز کیوں نہ ہو اسکو ہمیشہ پست رکھا جائے تاکہ آلودگی کے شور سے بچا جائے۔ صوتی آلودگی کی روک تھام کے لئے ہمیں سیرت نبوی ﷺ سے بھی تعلیمات ملتی ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو خاموش رہا نجات پا گیا۔[11]

صوتی آلودگی سے بچنے کے لئے آواز میں اعتدال ضروری ہے چاہے وہ کسی بھی چیز کی ہو۔ مشینوں کی آوازیں اور گاڑیوں کا شور ماحولیاتی آلودگی سبب بن رہا ہے جسے کم کرنے کی ضرورت ہے۔

۷۔ گھروں، محلوں اور تعلیمی اداروں کی صفائی

آلودگی کو کم کرنے کے سلسلے میں ہماری ایک انفرادی ذمہ داری اپنے گھروں اور تعلیمی اداروں کی صفائی ستھرائی ہے۔ اسلام صفائی کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ اللہ رب العزت انسانوں کی پاکیزگی کا اہتمام اپنی پسند کے مطابق کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔[12]

"بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے"

ہمیں چاہیے کہ کوڑا کرکٹ نہ گلیوں اور بازاروں میں پھینکیں بلکہ اپنے گھروں کو صاف رکھیں۔ اپنے گھر، گلی، محلّہ، سکول میں کلاس رومز کو صاف رکھیں اور دوسروں کو بھی صاف کرنے کی تاکید کریں۔ اپنے گھر اور سکول کی صفائی میں عار محسوس نہ کی جائے ہماری یہ انفرادی کوشش پورے شہر کو صاف کرنے میں معاون ہو گی۔

۸۔ طبّی فضلے کو ٹھکانے لگانا

آلودگی کی ایک وجہ ہسپتال کا فضلہ جات ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس فضلہ کو مناسب طریقہ سے ٹھکانے لگایا جائے۔ ہسپتال انتظامیہ کے ساتھ یہ ہماری انفرادی ذمہ داری بھی ہے کہ مختص جگہ پر اس طرح کا کچرا ڈالا جائے۔

۹۔ بڑی گاڑیوں کا استعمال

صوتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ذاتی گاڑی کا استعمال کم کیا جائے اور ہارن کا استعمال ضرورت کے مطابق ہو بلکہ پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال کیا جائے۔

10۔ القرآن ۳۱: ۱۹

11۔ ابن شیبہ، ابوزید، عمر بن سید النمری البصری، تاریخ المدینہ، ج ا، ص ۱۵

12۔ القرآن ۲: ۲۲۲

۱۰۔ سگریٹ نوشی سے پرہیز

تمبا کو نوشی سے پرہیز کیا جائے اور ایسی چیزیں نہ جلائی جائیں جس سے دھواں پیدا ہوتا ہے کیونکہ یہ آلودگی کے ساتھ ساتھ بیماریوں کا باعث بھی بنتی ہے۔ خاص طور پر پلاسٹک کے تھیلوں کی جگہ کپڑوں کے تھیلوں کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔

ب- اجتماعی ذمہ داریاں

ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے انفرادی ذمہ داریوں کا ذکر ہوا۔ اسی طرح بحیثیت قوم و ملک ہماری کچھ اجتماعی ذمہ داریاں بھی بنتی ہیں۔ بطور معاشرہ جب ہم ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کی کوشش کریں گے تو زیادہ کامیابی ملے گی۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں ماحولیاتی آلودگی کی آگاہی اور اس سے بچاؤ کی تدابیر کے حوالے سے مباحث اور سیمینار کا انعقاد ہوتا رہتا ہے لیکن جب یہ تدابیر نچلی سطح پر آتی ہیں تو ان پر عمل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے آلودگی ختم کرنے میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ملتی۔ کچھ ایسے اجتماعی عملی اقدامات ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم ماحولیاتی آلودگی کو کافی حد تک کم کر سکتے ہیں۔

ا۔ شجرکاری اور حکومتی اقدامات

جنگلات کا کٹاؤ فضائی و زمینی آلودگی دونوں کی اہم وجہ ہے۔ شجرکاری سے ان دونوں قسم کی آلودگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ شجرکاری کے سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ پہلے سے موجودہ درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ ماحولیاتی آلودگی کی سب سے بڑی وجہ درختوں کا کاٹنا اور ہریالی کا خاتمہ ہے، اگر اس عمل کو روک لیا جائے تو کافی حد تک ہم آلودگی پر قابو پا سکتے ہیں۔

اسلام میں درختوں کو نہ کاٹنے کا حکم دیا گیا ہے اور شجرکاری کرنے والوں کو اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے کیونکہ اگر کوئی جانور وغیرہ وہ درخت کھائے گا تو اس کا بھی اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے اور اس کو صدقہ قرار دیا گیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

> ما من مسلم یغرس غرساً او یزرع زرعاً فیاکل منہ طیر او انسان او بہیمۃ الا کان لہ بہ صدقۃ۔ [13]
>
> "جو بھی مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی باڑی کرے گا اور اس سے جو پرند، انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا"

اسلامی تعلیمات شجرکاری اور درخت لگانے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ درخت لگانا ایک انفرادی کوشش بھی ہے اور اجتماعی بھی ہے۔ ملکی اور قومی سطح پر شجرکاری کی منصوبہ بندی کی اشد ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں موجودہ حکومت نے ایک بہترین قدم اٹھایا اور "کلین گرین پاکستان" کے نام سے شجرکاری مہم کا آغاز کیا جو نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ اس پروگرام کے تحت پورے ملک بشمول تعلیمی اداروں میں فروری اور مارچ میں پودے اور درخت لگائے گئے۔ وزیراعظم پاکستان کی خصوصی دلچسپی سے ہر طبقہ کے افراد نے اس میں حصہ لیا۔ اگر یہ مہم اسی طرح کامیابی سے جاری رہی تو ہم ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

13۔ صحیح البخاری، کتاب المساقاۃ والمزارع، مکتبہ رحمانیہ لاہور، حدیث نمبر ۲۳۲۰، ج ا، ص ۴۰۹

بلین ٹری سونامی منصوبہ شجر کاری میں اہم پیش رفت

شجر کاری کے حوالہ سے ایک اہم منصوبہ پچھلے دور حکومت میں خیبر پختونخوا گورنمنٹ نے شروع کیا جس کے تحت تین سال میں ایک ارب درخت لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا۔اس منصوبہ کے تحت تین سال میں ایک ارب ۱۳ کروڑ درخت لگائے گئے۔یہ منصوبہ ملک کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانے کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل تھا۔ بلین ٹری سونامی میں پانچ لاکھ لوگوں کو عارضی روزگار بھی ملا۔یہ اپنی نوعیت کا واحد منصوبہ تھا جس پر عالمی ماحولیاتی اداروں نے مہر تصدیق ثبت کی اور دیگر ملکوں کو بھی اس نوعیت کے منصوبے شروع کرنے پر زور دیا۔اگر ملکی سطح پر اس طرح کے منصوبوں کو پورے ملک میں پھیلا دیا جائے تو یہ ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کی طرف اہم پیش رفت ہوگی جبکہ موجودہ حکومت کے پاس اس طرح کا تجربہ بھی موجود ہے۔

۲۔ماحولیات کے حوالہ سے کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد

ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کی سمت ایک اہم قدم اس حوالہ سے کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد ہے جس کے ذریعے لوگوں میں آگاہی پیدا ہوتی ہے ۔لوگوں میں ماحولیاتی آلودگی کے مضر اثرات اور احتیاطی تدابیر اجاگر ہوتی ہیں۔اس سلسلہ میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کی مجالس اور مباحث کا انعقاد ہو تاکہ آگاہی کے ساتھ ساتھ آلودگی کو کم کرنے کے لئے ایک دوسرے کے تجربات سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکے۔

اقوام متحدہ کے تحت عالمی ماحولیاتی کانفرنس دسمبر ۲۰۱۹ء میں اسپین میں منعقد ہوئی لیکن یہ کانفرنس معاشی طاقتوں کی ہٹ دھرمی کا شکار ہوگئی۔اس کانفرنس کا مقصد پیرس میں ۲۰۱۵ء میں طے پانے والے عالمی ماحولیاتی معاہدے کے تناظر میں ایک متفقہ لائحہ عمل وضع کرنا تھا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اس طرح کی کانفرنس باہمی ذاتی مفاد سے قطع نظر مؤثر ہونی چاہیے۔

۳۔میڈیا کا کردار

عصر حاضر میں مسائل کو اجاگر کرنے اور ان کے حل کے ممکنہ اقدامات کے لئے میڈیا اور دیگر خبر رساں اداروں کا کردار سب سے بڑھ کر ہے۔ماحولیاتی آلودگی چونکہ ایک عالمی مسئلہ ہے اس لئے میڈیا کی ذمہ داری بنتی ہے کہ لوگوں کو اس کی حساسیت سے آگاہ کرے۔

ماحولیاتی آلودگی اور ماحولیات سے متعلق دیگر مسائل کے سدباب میں میڈیا کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔چاہے الیکٹرانک میڈیا ہو یا پرنٹ میڈیا۔یہ سب کی ذمہ داری ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے پروگرام نشر کیے جائیں اور اخبارات و رسائل میں مضامین شائع کیے جائیں تاکہ لوگوں میں مؤثر آگاہی پیدا ہو۔میڈیا اس ضمن میں پروپیگنڈے سے گریز کرے اور صرف حقیقت پر مبنی حقائق ہی لوگوں تک پہنچائے جائیں۔ارشاد ربانی ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا۔[14]

”اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو خوب اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو“

آیت کریمہ کی روشنی میں میڈیا اور میڈیا کے افراد میں دیانت کا ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ حقائق ہی آگے پہنچ سکیں۔غلط اعداد و شمار خوف و ہراس پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔

[14] ۔القرآن ۴۹: ۲

ماحولیات کا عالمی دن ۵ جون

پوری دنیا اور پاکستان سمیت 5 جون ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ جس کا مقصد آلودگی کا خاتمہ اور لوگوں میں شعور اور آگاہی پیدا کرنا ہے۔ بیشتر ممالک میں سیمینار، ریلیاں واک اور دیگر تقاریب کا عالمی دن کی مناسبت سے انعقاد کیا جاتا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مسائل کو اجاگر کرنے کے لئے ۱۹۷۴ء سے ہر سال ۵ جون کو ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ تاکہ اس دن پوری دنیا میں ایک ہی مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

اقوام متحدہ کو بھی چاہیے کہ اس دن تقاریب کا انعقاد کرنے کے لئے ممبر ممالک پر زور ڈالیں۔

۴۔ اٹامک پلانٹ اور دیگر کا آبادی سے دور قیام

ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے ایک اجتماعی کوشش صنعتی فیکٹریوں اور خاص طور پر ایٹمی پلانٹ کا آبادی سے دور قیام ہے۔ ایٹمی پلانٹ میں ایسا مواد استعمال کیا جاتا ہے جس میں تبخیری مادے ہوتے ہیں جو انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسری صنعتی فیکٹریاں اور کھاد بنانے والے کارخانے بھی ماحولیاتی آلودگی کا سبب بن رہے ہیں۔ یہاں پر اس بات کی ضرورت ہے کہ ایٹمی پلانٹ اور دیگر کارخانے آبادی سے کافی دور ہونے چاہئیں تاکہ آبی اور فضائی آلودگی کا خاتمہ ہو سکے۔ تمام فیکٹریوں اور کارخانوں کو نہ صرف یہ کہ شہری آبادی سے دور رکھا جائے بلکہ سمندروں، دریاؤں سے بھی دور رکھا جائے تاکہ شہری آبادی فضائی اور آبی آلودگی سے بچ سکے۔ آبی مخلوق بھی محفوظ رہے اور سمندروں کا پانی بھی آلودہ نہ ہو۔

۵۔ دھویں اور دیگر مضر اثرات سے بچاؤ کے اقدامات

ماحولیاتی آلودگی دور حاضر کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ موٹر گاڑیوں سے دھویں، گیسوں کے اخراج، کیمیائی مواد کے دریا میں گرنے اور کچرے کے جلنے سے اٹھنے والا دھواں اور دیگر عوامل آلودگی کی بڑی وجہ ہیں۔ دھویں کے علاوہ ایک بڑا مسئلہ گاڑیوں اور مشینریوں کا شور ہے جس سے صوتی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ دھواں بھی آلودگی کا حصہ ہے اس کی تمام اقسام نقصان دہ ہیں۔ قرآن کریم میں دھویں کو عذاب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ.[15]

"تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صاف دھواں نکلے گا"

قرآن کریم فرقان حمید نے صدیوں پہلے ہی اس کو نقصان دہ اور مضر صحت قرار دیا ہے۔ عصر حاضر میں اس کی تصدیق کی گئی اور دھویں کو نقصان دہ قرار دیا گیا ہے۔ دھواں پیدا ہونے کی وجوہات میں پلاسٹک کے تھیلوں کو جلایا جانا، تمباکو نوشی اور مشینوں کا بے دریغ استعمال کرنا ہے۔

یہاں پر اس بات کی ضرورت ہے کہ حکومتی سطح پر ان تمام اسباب کا سد باب کیا جائے جن سے دھواں اور شور جنم لیتا ہے۔ گاڑیوں میں ہارن کا استعمال ضرورت کے مطابق ہو۔ اسی طرح دھویں سے بچنے کے لئے معیاری انجن اور ایندھن کا استعمال کیا جائے اس سلسلے میں مناسب قانون سازی بھی کی جانی چاہیے۔

---

[15] ۔القرآن ۱۱: ۱۰

٦۔ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے موثر قانون سازی

موثر قانون سازی بھی ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے بہترین ثابت ہوگی کیونکہ اگر آلودگی کے پھیلاؤکی صورت میں سزا یا جرمانے کا عمل ہو گا تو یہ کافی کم ہو جائے گی۔اس سلسلہ میں قوانین موجود ہیں جنہیں مزید موثر بنانے کی ضرورت ہے اور جہاں قوانین کی ضرورت ہے وہاں قومی اداروں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

بحیثیت قوم ہم قوانین کی پابندی کرنے میں سست ثابت ہوئے ہیں جبکہ جو قومیں قوانین کی سختی سے پابندی کرتی ہیں وہ تمام چیزوں کو عملی طور پر لاگو کرنے میں کامیاب رہتی ہیں۔گاڑیوں کے غلط استعمال کی صورت میں جرمانے کیے جاتے ہیں لیکن بسا اوقات کوتاہی برتی جاتی ہے۔اسی طرح صنعتوں کے قیام کے حوالہ سے قانون موجود ہیں لیکن ان کا اطلاق درست طریقہ سے نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک پاکستان میں پلاسٹک کے تھیلوں کے استعمال پر پابندی کی انتہائی ضرورت ہے ، کیونکہ یہ آلودگی کا بڑا سبب بنتی ہیں لیکن اس قانون کا اطلاق کچھ شہروں میں بھی درست طریقے سے نہ ہو سکا۔

تعلیمات نبویﷺ میں ہمیں قوانین کی پابندی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جیسے مسجد میں شور کرنا آپﷺ کے دور میں معیوب اور گناہ سمجھا جاتا تھا۔لہٰذا سارے صحابہ کرامؓ اس سے احتراز کرتے تھے لیکن بعد میں خلفائے راشدین نے اسے جرم قرار دے کر قانون بنا دیا کہ مسجد میں کوئی شور نہیں کرے گا۔

صحت مندانہ ماحول کے کھیل اور تفریحی سرگرمیوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔اس سے ایک صحت مند معاشرہ جنم لیتا ہے اور بیماریوں اور وباء سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اجتماعی طور پر صفائی کے لئے مکمل انتظامات کیے جائیں۔محلّہ، سکول اور ہسپتالوں کو صاف رکھا جائے۔انفرادی کوشش کے ساتھ ساتھ حکومتی سطح پر صفائی کا موثر نظام موجود ہو تاکہ آلودگی کا مقابلہ کیا جا سکے۔

نتائج بحث

''ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں تعلیمات نبویﷺ کی روشنی میں'' جو نتائج اخذ ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1. اپنے وسیع تر مفہوم میں آلودگی کی تمام قسموں کو شامل ہے۔آلودگی کا معنی و مفہوم بہت وسیع ہے۔
2. ماحولیاتی آلودگی عالمی سطح پر ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے اس لئے معاشرہ کے تمام افراد پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمات نبویﷺ کی روشنی میں اس کے سدباب کے لئے عملی جدوجہد کریں۔
3. تعلیمات نبویﷺ میں آلودگی کو دور کرنے کے لئے تمام ہدایات موجود ہیں لیکن آگاہی کی کمی ہونے کی وجہ سے ان پر کماحقہ عمل نہیں ہو رہا۔سیرت النبیﷺ سے دوری کی وجہ سے ہم ماحولیاتی آلودگی جیسی دلدل میں پھنستے جا رہے ہیں۔
4. ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی کاوشوں کی ضرورت ہے۔

تجاویز وسفارشات

1. لوگوں میں آگاہی کے حوالے سے اہل علم والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق اس میں کردار ادا کریں اور ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں صاحبان ممبر و محراب اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
2. تعلیمی نصاب میں ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ مواد شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلباء ابتداء ہی سے اس کی اہمیت کو جان سکیں اور عملی زندگی میں وہ اس کے سدباب کے لئے کوششیں کریں۔
3. ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے تاکہ باہم مل کر اس کا مقابلہ کیا جاسکے۔
4. اس میں میڈیا بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہے اور لوگوں میں شعور پیدا کرنے کے لیے ایسے پروگرام نشر کرے جس سے لوگوں میں آگاہی میسر ہو۔
5. آج اس موضوع کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے اور اس پر مقالہ جات کو اخبارات اور دیگر رسائل و جرائد میں شائع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں میں بہتر آگاہی پیدا ہو سکے۔
6. تعلیمات نبوی ﷺ میں موجود ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کی تعلیمات پر مکمل عمل کرنے کی ضرورت ہے۔اسی طرح سیرت النبی ﷺ کا مطلق مطالعہ بھی ضروری ہے تاکہ ہماری زندگی اسوۂ رسول ﷺ کے مطابق ہو جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)